

- ستارہ: آپ کو پتہ ہے مجھے گلے کی احتیاط کرنی پڑتی ہے ماسٹر جی۔
- لطیف: پان کھالیں بعد میں..... بلوپان بنا جلدی برابر کا۔ ہمارے پاس تو جناب کی خدمت کے لیے اور کیا ہو سکتا ہے۔ فیروزہ، آج چیونٹی کے گھر نارائن آئے ہیں۔ (زور سے) اوئے کیا رولا پار کھا ہے، باہر دفع ہو جاؤ۔
- (بچے بھاگ جاتے ہیں۔ فیروزہ بڑی پر تکلف مسکراہٹ پیش کرتی ہے۔)
- فیروزہ: یہ آپ کی بڑی تعریف کرتے ہیں میڈم۔
- ستارہ: آج جب گانے کی ٹیک شروع ہوئی تو میں نے پوچھا ماسٹر لطیف نہیں آیا۔ پھر اختر نے مجھے بتایا کہ آپ تو بیمار ہیں۔
- لطیف: طبیلے پر کس نے سنگت کی پھر؟
- ستارہ: کوئی نیا لڑکا تھا۔ اچھی ردہم تھی میں لیکن ابھی کچا ہے۔ لے میں رچاؤ پیدا نہیں ہوا۔
- لطیف: (فیروزہ سے) اپنے ماجھے کا لڑکا ہو گا فیروزہ۔ فیضی صاحب کی خدمت میں رہتا ہے، دور نکل جائے گا، آپ دیکھیں گے جس پر فیضی صاحب مہربان ہو جائیں، اس کو تو حد سے آگے نکال دیتے ہیں۔
- ستارہ: آپ نے کسی ڈاکٹر کو دکھایا لطیف صاحب؟
- لطیف: اب جی کسی ڈاکٹر کے پاس جائیں تو ساٹھ ستر روپے کا نسخہ ہو جاتا ہے۔ بلڈ ٹسٹ، ایکس رے، کوئی ایک ٹنٹا ہے۔ اس کی ماں نے ایک دوائی بنادی ہے، پی رہا ہوں۔ دیکھو شفا ہونی ہوگی تو ہو جائے گی۔ رب سچے کی کرم نوازی، جس پر چاہے کر لے۔
- ستارہ: پھر بھی ڈاکٹر کو تو دکھانا چاہیے ناں جتنی دیر پڑے رہیں گے، روزگار پر اثر پڑے گا۔
- لطیف: ہاں جی کیوں نہیں۔ اب پندرہ دن سے نہ کسی فنکشن میں بجایا ہے، نہ سٹوڈیو میں بکنگ ہی ملی ہے۔ ریڈیو کے بھی ہم Casual آدمی ہیں، کوئی ریگولر تو ہیں نہیں۔

فیروزہ: دھڑکاہٹ لگا رہتا ہے۔ میڈم جی، افسروں کی مرضی ہے..... جب چاہیں، نکال دیں۔
ستارہ: خیر آپ جیسا آرٹس کہاں ملے گا ریڈیو کو..... اس کی تو آپ فکر نہ کریں۔
لطیف: بڑے سرجی، بڑے! بہت مل جائیں گے مجھ سے اچھے۔

ستارہ: یہ کوئی بی اے، ایم اے نہیں ہے، ماسٹر جی کہ اسے لوگ تھوک کے بھاؤ خرید سکیں۔ طلبہ نوازی کے لیے عمر چاہیے، ٹیلنٹ چاہیے، مشق چاہیے، مزاج چاہیے، آپ اتنی کس نفسی نہ کیا کریں، یہ زمانہ نہیں ہے کس نفسی کا۔ لوگ واقعی کسر لگا دیتے ہیں۔

(بلوپان لاتی ہے)

بلو: لیس میڈم جی۔

(ستارہ نے تھوڑی سی بوتل پی ہے۔ وہ بوتل فرش پر رکھتی ہے اور پان لیتی ہے۔)

ستارہ: شکریہ!

لطیف: میڈم..... اگر آپ فیضی صاحب سے میری ایک سفارش کر دیں تو میں بڑا مشکور ہوں گا۔

ستارہ: جی ماسٹر جی؟

لطیف: بھٹی صاحب فلم بنارہے ہیں پنجابی کی۔ وہ فیضی صاحب کا میوزک لیس گے، مجھے پتہ چلا ہے۔ اگر فیضی صاحب مجھے اپنے Batch میں رکھ لیں.....

ستارہ: اچھا اچھا، ضرور کہوں گی..... دیکھئے ماسٹر جی میں کل نوبے ڈرائیور بھیجوں گی۔

آپ کار میں بیٹھ کر سیدھے میرے ڈاکٹر کے پاس پہنچیں۔ بہن جی یہ آپ کی ذمہ داری ہے۔

فیروزہ: انشاء اللہ جی میں خود لے جاؤں گی۔

لڑکی: میں بھی چلوں گی ابا۔

لطیف: کیوں وہاں کوئی میلہ لگا ہے ڈاکٹر کی دکان پر..... میں بھی چلوں گی ابا..... باپ

مر رہا ہے، ان کو سیروں کی سو جھی ہے۔

(ستارہ چلتی ہے، ساتھ ساتھ فیروزہ بھی جاتی ہے۔)

ستارہ: اچھا ماسٹر جی! خدا آپ کو صحت دے۔ سلام علیکم!
 لطیف: (اٹھنے کی کوشش کرتا ہے) وعلیکم سلام۔ میں چلتا ہوں جی آپ کے ساتھ۔
 ستارہ: ناں ناں! آپ آرام کریں۔ گرم بستر سے نہ نکلیں۔
 لطیف: (رقّت کے ساتھ) اللہ نین پر ان سلامت رکھے..... جیاتی لمبی ہو..... جگ جگ
 جیو میڈم جی..... اللہ ترقی دے..... عزت دے..... دولت دے..... اتادے جتنا
 کھوہ میں پانی!

(اب فیروزہ اور ستارہ گھر کے کنارے پر آن پہنچی ہیں۔ یہاں ناٹ کا پردہ لٹک رہا ہے جو
 بڑا خستہ ہے۔ ستارہ پرس کھول کر سو روپے کا نوٹ نکالتی ہے اور فیروزہ کے ہاتھ میں دیتی
 ہے اس طرح کہ اس کی ہتھیلی کھول کر نوٹ اس میں بند کر کے اوپر اپنا ہاتھ رکھ دیتی ہے۔)
 ستارہ: بس اب آپ بولنا نہ پلیز۔ میں کل خود آتی لیکن میری ریکارڈنگ ہے۔ پھر شام کو
 مہورت ہے۔ فاروق صاحب کی فلم کا۔ آپ غفلت نہ کریں۔ ان کو دکھائیں اور
 جما کر علاج کریں۔ خدا حافظ۔

(فیروزہ تشکر سے آہستہ سلام کرتی ہے۔ ستارہ باہر جاتی ہے۔ فیروزہ چپ چاپ کھڑی
 ہے۔ چند تابیے بعد وہی بچے دوڑ کر اندر داخل ہوتے ہیں)

بچہ 1: چلی گئی میڈم؟

بچہ 2: چلی گئی اوئے!

لڑکی نمبر 3: پورا کوکابی کر نہیں گئی۔

بچہ 2: موج اوئے موج..... موج اوئے موج.....

(اب تینوں بچے بھاگ کر بوتل پر پل پڑتے ہیں۔ اس چھینا جھٹی میں بوتل گر جاتی ہے
 اور کوکا کولا بہہ جاتا ہے۔ اب فیروزہ آتی ہے۔ جو عورت ابھی تک چپ چاپ صبر کی
 تصویر تھی ان کو دو تھپڑ مارتی ہوئی بولتی ہے۔)

فیروزہ: مکر میو! دیکھتے نہیں باپ بیمار ہے۔ دو گھونٹ اس کے منہ میں چلا جاتا تو کیا تم
 مر جاتے۔ کسی کا نہیں سوچتے..... ہمیشہ اپنی فکر رہتی ہے۔ ندیدے، کھچرے،
 کمبخت، حرامی.....

لطیف: نہ ماری جا نہیں فیروزہ..... ان کا کیا قصور بھاگو ان 'نہ ماری جان لاوارثوں کو.....
 مت نکال اپنا غصہ ان پر..... مجھے مار بے وقوف..... تیرا قصور وار ادھر لیٹا ہے
 چارپائی پر..... ان غریبوں کی جان کو کیوں آگئی تو.....
 (فیروزہ چارپائی کے ساتھ سر لگا کر زور زور سے رونے لگتی ہے۔)

کٹ

سین 15 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(ستارہ ایک ایسی کوٹھی کے احاطے میں داخل ہوتی ہے جو زیر تعمیر ہے۔ پاڑ بندھے ہیں۔
 مزدور کام کر رہے ہیں۔ ستارہ کوٹھی میں ٹھیکیدار کے ساتھ مختلف کمروں کا معائنہ کرتی
 ہے اور ہدایات دیتی ہے۔)

کٹ

سین 16 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(ستارہ کار میں گھروا لپسی پر اس وقت ستارہ کی آنکھوں میں آنسو ہیں۔ بیک گراؤنڈ میں وہی
 موسیقی بجتی ہے جس کا گانا صبح تیار کیا جا رہا تھا۔)

کٹ

سین 17 آؤٹ ڈور کچھ دیر بعد

(کار جارہی ہے۔ دوسری سائیڈ پر ٹرین اسے کراس کرتی ہے گڑھی شاہو والے موڑ پر
 جہاں منہر کے دوپل اور دورویہ سڑک ہے 'ستارہ کی کار آتی ہے۔ پھانگ بند ہوتا ہے۔)

کار کرتی ہے۔ موسیقی پر ٹرین کی آواز سپر امپوز کیجئے۔ کیمرہ جاتا ہے۔)

ڈزالو

سین 18 آؤٹ ڈور شام کا وقت

(لاہور میں نہر کا کوئی ایسا موڑ تلاش کر لیجئے جس کا پس منظر فوٹو گرافی کے اعتبار سے اچھا ہو۔ ستارہ کی کار اس موڑ پر آتی ہے۔ کار آہستہ ہوتی ہے۔ یکدم نوجوان سکندر دونوں بازو اٹھائے ہاتھ میں آئوگراف کی کاپی لئے کار کی طرف بھاگتا ہے۔ کیمرہ کار کے اندر ہے۔ یکدم بریک لگتی ہے۔ سکندر دونوں بازو کار کی بونٹ کی طرف بڑھاتا ہے اور بونٹ پر گر جاتا ہے۔ ستارہ چیخ مارتی ہے۔ سکندر بونٹ پر گرا ہوا ہے۔ اس کا چہرہ اور بازو مدد کے انداز میں آگے کو پھیلے ہیں۔)

قسط 2

کردار

دورخی خاتون، حساس، افسردہ اور پکی پروفیشنل	ستارہ:
شہرت کا دیوانہ، نوجوان خوب رو	گل رخ سکندر:
اچھی چیزوں کی شوقین	آپاراشدہ:
عمر اٹھارہ کے قریب، مڈل کلاس کی فیشن زدہ	نگینہ:
ماسٹر فضلی، سُر کا عاشق، بے بصر معذور	باپ:
پینتالیس کے لگ بھگ بیمار آدمی	ماسٹر لطیف:
بہت خوبصورت ایکٹر، ہنس مکھ، دل جیت لینے والا	افتخار سلیم:
فلم ڈائریکٹر	ظہیر:
خاور	میوزک ڈائریکٹر:

(ناٹسل فیڈ ہونے کے بعد ہم پچھلے سکرپٹ کو وہاں سے دوبارہ ٹیلی کاسٹ کرتے ہیں جہاں سے آخری سین میں ستارہ کی کار جارہی ہے۔ پھر وہ ایک موڑ پر آتی ہے کار آہستہ ہوتی ہے اور نوجوان سکندر بھاگتا ہوا کار کی طرف لپکتا ہے۔ بریک لگتی ہے۔ وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر ونڈ سکرین کی طرف بڑھتا ہے اور بونٹ پر گر جاتا ہے۔ اندر سے ستارہ چیخ مارتی ہے۔ یہ سارا منظر ہوتا رہتا ہے۔ سامنے ٹیلیپ آتا ہے۔ یکدم ستارہ دروازہ کھول کر باہر نکلتی ہے۔ دوسری طرف سے ڈرائیور باہر نکلتا ہے۔ ستارہ انتہائی تکلیف میں سکندر پر جھکتی ہے۔)

ستارہ: آپ کو کہیں چوٹ تو نہیں آئی؟ دیکھئے میں خود آپ کو ہسپتال لے جاؤں گی۔ پلیز بتائیے کہیں کوئی انجری تو نہیں ہوئی۔

(اب وہ ڈرائیور کو خفگی سے دیکھتی ہے اور غصے سے کہتی ہے۔)

لاکھ تمہیں کا ہے اوور سپیڈ مت کیا کرو موڑ پر دھیان سے رہو لیکن تم کو ذرا پروا نہیں ہوتی۔ اب اٹھاؤ اسے اور اندر ڈالو بچھلی سیٹ پر۔ بے ہوش ہو گیا ہے۔ جو پولیس کیس بنے گا، وہ علیحدہ۔

(اب ڈرائیور سکندر کو نیم بے ہوشی کے عالم میں بچھلی طرف لاتا ہے۔ اور اندر بٹھاتا ہے۔ سکندر آنکھیں بند کئے سیٹ پر دراز ہوتا ہے۔)

ستارہ: ہسپتال چلو!

ڈرائیور: کون سے ہسپتال میڈم؟

ستارہ: کسی بھی ہسپتال، جو قریب ہو۔

(کار چلتی ہے۔ اب سکندر آنکھیں کھولتا ہے۔ اور جیب سے آئوگراف بک نکالتا ہے۔)

سکندر: اگر آپ کو تکلیف نہ ہو تو اس پر سائن کر دیجئے۔

(ستارہ حیرانی سے اس کی طرف دیکھتی ہے اور آئوگراف بک پکڑتی ہے۔)

ستارہ: آپ کو چوٹ تو نہیں آئی؟

سکندر: جی نہیں!

ستارہ: لیکن یہ آپ نے کیا کیا..... چلتی گاڑی کے سامنے اس طرح کیوں آئے؟ حادثہ ہو سکتا تھا بہت بڑا۔

سکندر: کل اخبار میں خبر بھی تو شائع ہوتی..... گل رخ سکندر مایہ ناز گلوکارہ کی کار سے ٹکرا کر زخمی ہو گیا۔ تصویر ہوتی ساتھ میری۔ ایک دن میں مشہور ہو جاتا۔ میں مر جاؤں شوق سے لیکن مشہور ہو جاؤں۔

ستارہ: تم کو اخبار میں چھپنے کا بہت شوق ہے؟

سکندر: کس کو نہیں ہوتا؟

ستارہ: لیکن اتنا بڑا ڈرامہ تم نے کیوں کیا سکندر؟

سکندر: آپ کا آٹو گراف لینے کے لیے!

ستارہ: آٹو گراف تو بڑی آسانی سے مل سکتا تھا!

سکندر: آٹو گراف کے ساتھ کوئی پرسنل واقعہ، کوئی حادثہ شامل نہ ہو تو آٹو گراف قبر پر لکھے ہوئے کتبے کی طرح بے جان ہو جاتا ہے۔ میں کبھی ایسے آٹو گراف نہیں لیتا، آئی ایم سوری..... کسی گیت کا مکھڑا بھی لکھ دیجئے اس پر..... پلیز!

ستارہ: آپ کو میرا کون سا گانا پسند ہے؟

سکندر: سارے گانے پسند ہیں جی۔

ستارہ: پھر بھی کوئی خاص؟

سکندر: اگر ہے دل تو دل لگی بھی چاہیے کہ ہر دیئے کو روشنی بھی چاہیے۔

(ستارہ آٹو گراف دیتی ہے۔)

سکندر: تھینک یو جی۔

ستارہ: کوئی بات نہیں۔

سکندر: اگر جی کوئی فون پر آپ سے بات کرنا چاہے تو..... تو آپ رسیو کریں گی فون

کال؟

ستارہ: ہاں، کیوں نہیں!

سکندر: اور..... جی کوئی آپ سے ملنا چاہے تو آپ کا فین تو.....؟

ستارہ: (مسکرا کر) ہاں یہ ذرا مشکل ہے!
 سکندر: اچھا جی، میں نے آپ کا بہت قیمت وقت لے لیا ہے۔ تھینک یو جی..... تھینک یو!
 (اب ستارہ کی کار چلتی ہے۔ سکندر دیر تک Wave کرتا رہتا ہے۔ اس کے ہاتھ میں آٹو گراف بک ہے۔ سامنے والے شیشے میں ستارہ اسے دیکھتی رہتی ہے۔)

کٹ

سین 2 ان ڈور رات

(ڈرینگ روم پر ستارہ بیٹھی منہ پر کریم لگا کر روٹی سے چہرہ صاف کر رہی ہے۔ گگینہ آتی ہے۔)

گگینہ: باجی جی فون تھا آپ کا!

ستارہ: کون ہے؟

گگینہ: کوئی یگ سی آواز تھی۔ میں نے ٹال دیا ہے..... پہلے ہی پکڑ کے سارا سارا دن فون کرتے رہتے ہیں الو کے پٹھے۔ ان کا خیال ہے کہ ہمیں سوائے ان کے اور کوئی کام ہی نہیں۔ کیسے گاتی ہیں آپ کی باجی..... کیا کھاتی ہیں آپ کی باجی..... عام لائف میں کیسی ہیں آپ کی باجی؟

(یہ کہتی ہوئی جاتی ہے۔ یکدم ستارہ کے دماغ میں جیسے گھنٹی بجتی ہے۔)

ستارہ: گگینہ!

گگینہ: (واپس آکر) جی باجی؟

ستارہ: کون تھا فون پر؟

گگینہ: کوئی سکندر تھا جی..... پتہ نہیں گل رخ سکندر کہ شاہ رخ سکندر..... عجیب نام ہوتا ہے کسی کسی کا۔ آپ جانتی ہیں اسے؟

ستارہ: (یکدم پکڑے جانے کے انداز میں) نہیں..... نہیں تو۔

گگینہ: شب بخیر باجی۔

ستارہ: شب بخیر!

(گمیدہ جاتی ہے۔ ستارہ جو اس وقت بہت مارڈن ناکی میں ہے، بتیاں بجا کر پلنگ پر لیٹتی ہے اور ریڈیو لگاتی ہے۔ ریڈیو پر آواز آتی ہے۔)

اناؤنسر: ابھی آپ نے مہدی حسن کی آواز میں احمد فراز کی غزل سنی۔ اب ہم آپ کو ستارہ جہاں کا گایا ہوا گیت سناتے ہیں۔ یہ گیت انہوں نے فلم ”ان کہی بات“ کے لیے گایا ہے۔ (ستارہ ریڈیو بند کرتی ہے۔ سوچتی ہے، پھر ریڈیو آن کرتی ہے۔ ریڈیو پر ستارہ کی آواز میں یہ گیت آرہا ہے:

اگر ہے دل تو دل لگی بھی چاہیے

کہ ہر دیئے کو روشنی بھی چاہیے

آہستہ آہستہ آواز دور ہوتی جاتی ہے لیکن بند نہیں ہوتی۔ کیمرا ستارہ کے چہرے پر آتا ہے۔ وہ سوتی جاتی ہے۔)

ڈزالو

سین 3 آؤٹ ڈور دن

(ایک بڑے سے کھنڈر میں ستارہ اور سکندر سلو موشن میں بھاگ رہے ہیں۔ سکندر، ستارہ کے تعاقب میں ہے۔ گانا سپر امپوز ہوتا ہے۔ گانے کی دولا سنیں ہو چکتی ہیں تو بند و قیں چلنے کی آواز آتی ہے۔)

ڈزالو

سین 4 آؤٹ ڈور دن

(سکرین پر بہت سے غبارے اڑ رہے ہیں، جن کو بند و ق کا نشانہ توڑ رہا ہے۔ بند و ق کی آواز

کے ساتھ ساتھ یکدم گانا پھر رواں ہوتا ہے:

ڈزالو

سین 5 ان ڈور دن

(بہت سے لڑکے لڑکیاں ناچ رہے ہیں۔ لیکن ان کی تصویر صرف گھنٹوں تک آتی ہے۔
قسم قسم کی جوتیاں، پاؤں، ٹانگیں کیمرہ سٹڈی کرتا ہے۔ یکدم ایک مرد کا فل بوٹ ایک
نازک سی سینڈل والے پاؤں پر آتا ہے۔ کیمرہ زوم کرتا ہے اور بہت بڑے بینگ کے
ساتھ ستارہ کی چیخ اس پر سپر امپوز ہوتی ہے۔)

کٹ

سین 6 ان ڈور رات

(ستارہ سو رہی ہے۔ ریڈیو آن ہے۔ گیت میں ایک لمبی چیخ آتی ہے۔ ستارہ ہڑبڑا کر اٹھتی
ہے۔ ادھر ادھر دیکھتی ہے۔ پھر ریڈیو پر گیت جاری ہوتا ہے:

اگر ہے دل تو دل لگی بھی چاہیے

کہ ہر دیئے کو روشنی بھی چاہیے

ستارہ ریڈیو بند کرتی ہے۔ فون کی گھنٹی کی آواز آتی ہے۔ ستارہ اٹھ کر جاتی ہے اور فون
اٹھاتی ہے۔)

ستارہ: جی؟ جی..... جی ہاں میرا فون ٹھیک ہے جی۔ تھینک یو..... ہم نے کمپلیٹ نہیں
لکھوائی جی..... ہو سکتا ہے کسی اور نے لکھوائی ہو..... تھینک یو!
(وہ فون کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھتی ہے۔ پھر سر ہلا کر جیسے خواب کو شیک آف کرتی ہے۔)

کٹ

(یہ ستارہ کی مشق کا وقت ہے۔ ستارہ کے ہاتھ میں تان پورہ ہے۔ وہ مکمل طور پر سفید لباس میں ملبوس ہے۔ بالوں میں پھولوں کا گجر ہے۔ باپ نے بھی سادہ لباس اور کندھوں پر چادر پہن رکھی ہے۔ یہاں پر ملہاریا، یمن یا کوئی راگ جو بیراگ سے تعلق رکھتا ہو، باپ پر نیکس کر رہا ہے۔ پہلے ستارہ تعلق اور انہماک سے گاتی ہے، پھر جیسے اس کا ذہن کہیں اور ہے۔ باپ ایک سرگم کہتا ہے، وہ فالو کرتی ہے۔ ادھے میں جا کر پھر سے سرگم اٹھاتی ہے۔ باپ مدد کرتا ہے، سرگم مکمل کراتا ہے۔ دو مرتبہ اور اس طرح ہوتا ہے باپ ہار مونیم بند کرتا ہے اور لطیف طلبہ نواز کو اشارے سے ٹھیکہ بند کرنے کو کہتا ہے۔)

باپ: بس ماسٹر جی، بی بی اب تھک گئی ہے۔ انشاء اللہ منگل کو سہی اسی وقت۔

لطیف: انشاء اللہ جی!

ستارہ: اگر بخار ہو ماسٹر جی تو پھر آپ مت آئیں پلیز۔

لطیف: کوئی بات نہیں جی۔ اب تو آرام ہے۔ گھر کے سامنے سے رک شامل جاتا ہے۔

ستارہ: میں کار بھیج دوں گی، آپ رکشا و کشامت لیں ماسٹر جی۔

لطیف: اللہ سلامت رکھے..... نین پر ان چلتے رہیں..... اللہ افتادے جتنا کھوہ میں پانی.....

عزت آبرو بڑھے!

ستارہ: ماسٹر جی یہ لیں چابی اور اندر سے عاصم کو ساتھ لے کر جائیں۔ اب باہر سردی ہے،

بس وغیرہ میں مت جائیں۔

لطیف: جیتی رہیں..... سلامت رہیں..... خوش رہیں! ہم کو تو بس اسی گھر کا سہارا ہے۔

(چلا جاتا ہے۔ ستارہ اپنا سر ہونے کی پشت پر ٹکاٹی ہے اور لمبائیں لیتی ہے۔)

ابا: (اس کے لہجے میں نصیحت نہیں ہے، صرف تجربہ ہے) بیٹے! جب بھی دریا دو

حصوں میں بٹ جائے اس کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔

(ستارہ آنکھ کی جھری سے اس کی طرف دیکھتی ہے۔ پھر سر سے پھولوں کا گجر اٹارتی ہے۔)

اب باقی ڈائلاگ کے دوران وہ گجر سے ایک ایک پھول کر کے توڑتی جاتی ہے۔ حتیٰ

کہ جب سین ختم ہوتا ہے تو اس کی گود میں نچے ہوئے پھولوں کا ڈھیر ہے۔)

کیا مطلب اباجی؟

ستارہ:

گانے والا جب بھی گائے اسے سوائے گانے کے اور کچھ نہیں سوچنا چاہیے۔ دریا
ابا:

دو حصوں میں بٹ جائے تو اس کا زور ٹوٹ جاتا ہے۔
(لا تعلقی سے) آج کل میرا گلا خراب ہے اچانک سردی آجانے کی وجہ سے۔

ستارہ:

ہر آرٹسٹ پر ہر فن کار پر ہر گلوکار پر ایک بہت بڑا وقت آتا ہے۔

ابا:

(بچھے انداز میں) کون سا بڑا وقت اباجی؟

ستارہ:

جب وہ کامیاب ہو جاتا ہے! ایسے سمجھ لو جیسے تریبوز کے اوپر اخروٹ لٹکا ہو..... ہلکا سا

ابا:

ہوا کا جھونکا..... ذرا سی لرزش، ذرا سا ہچکولا..... کامیابی کسی کو ٹکنے نہیں دیتی اپنے پر۔

ہاں جی.....

ستارہ:

جو شہرت کو اپنی کوشش سے منسوب کرتے ہیں یا جو شہرت کو پائیدار سمجھتے ہیں یا

ابا:

پھر جن کا خیال ہوتا ہے کہ شہرت کو وہ لازوال کر سکتے ہیں، وہ ہمیشہ پھسل جاتے

ہیں۔ جیسے چکنے پتے پر بارش کی بوند نہیں ٹھہرتی ہمیشہ کے لیے، ایسے ہی وہ بھی

لوگوں کے دلوں سے لڑھک جاتے ہیں بلا اطلاع۔ اچانک۔

یہ سب آپ مجھ سے کیوں کہہ رہے ہیں؟

ستارہ:

کیونکہ شہرت نے نہ صرف تمہیں ہر دل عزیز کیا ہے اور عزت بخشی ہے بلکہ امیر

ابا:

بھی کر دیا ہے..... میری آرزو تھی کہ کاش تمہارا گانا سننے سات سمندر پار سے قدر

دان آتے..... تم بڑے بڑے جلسوں میں گایا کرتیں..... شام کو محفل شروع

ہوتی اور اس وقت تک لگی رہتی جب تک ستارے پھیکے نہیں پڑ جاتے لیکن..... تم

امیر نہ ہوتیں۔

(خفگی کے ساتھ) اباجی آپ بد دعائیں نہ دیا کریں ہر وقت!

ستارہ:

میں پنڈال میں وہاں بیٹھا رہتا جہاں سب قدر دانوں کی جوتیاں ڈھیر ہوتی ہیں، تم

ابا:

ڈائیکس پر بیٹھ کر گاتیں..... لوگ تم پر پھول نچھاور کرتے، تمہارے آٹو گراف لیتے

لیکن.....

- ستارہ: میں بھوکوں مرتی..... ہے نا؟ مانگتی پھرتی دوسرے گانے والوں کی طرح؟
- ابا: نہیں نہیں نہیں..... خدانہ کرے!..... لیکن شہرت کے ساتھ اگر دولت بھی مل جائے تو تباہی کا دو آتشہ تیار ہو جاتا ہے۔ بیٹے!
- ستارہ: آپ چاہتے کیا ہیں؟
- ابا: پتہ نہیں! یہی تو مجھے ساری عمر پتہ نہیں چلا کبھی۔
- ستارہ: پھر آپ مجھے نصیحت کیا کر رہے ہیں؟
- ابا: کچھ دنوں سے..... میں محسوس کرتا ہوں..... ہم لوگ جو اندھے ہوتے ہیں ستارہ ہم عجیب ہوتے ہیں۔ ہمارے اندر کا اندھیرا بولنے لگتا ہے..... کوئی بات ایسی ہے جو بدل رہی ہے اس گھر میں۔
- ستارہ: موسم بدل رہا ہے..... گرمی چلی گئی ہے۔ شامیں چھوٹی ہو گئی ہیں۔ کپڑوں میں فینا نکل کی بو ہے، پٹرول کی خوشبو ہے..... چلغوزے، مونگ پھلی کے چھلکے ہیں ہر طرف..... چادریں، کوٹ.....
- ابا: ہاں..... یہ بھی اور اور اور..... اور بھی بہت کچھ..... اگر کوئی میٹھا پھل ڈیر تک درخت سے لٹکا رہے تو صرف دو باتیں ہوتی ہیں..... یا وہ ڈالی سے ٹوٹ گرتا ہے یا پھر اس میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں خود بخود!
- ستارہ: اباجی آپ خواہ مخواہ ہموں کا شکار نہ ہوں۔
- ابا: (اٹھتے ہوئے) یہ بات بھی ہے..... ویسے ہی بوڑھے آدمی کے تعاقب میں اندھیرا ہوتا ہے..... میں تو اندھا بھی ہوں۔
- ستارہ: اباجی!
- ابا: (کچھ فاصلے پر جا کر) ہاں۔
- ستارہ: آپ ای سی جی کرانے گئے تھے؟
- ابا: کرا لوں گا، کرا لوں گا۔ تو فکر نہ کیا کر میری صحت کے لیے..... ہماری بیماری بیماری نہیں ہوتی۔ آگے جانے کا بہانہ ہوتی ہے۔ بہانہ رہنا چاہیے..... ضرور رہنا چاہیے۔ (چلا جاتا ہے) بہانے سے بوڑھا خوش رہتا ہے۔

(ستارہ پھول توڑ رہی ہے۔ کمرہ آہستہ آہستہ اس کی آغوش پر مرکوز ہوتا ہے۔)

کٹ

سین 8 ان ڈور رات

(ایک خوبصورت چائیز ہوٹل میں ستارہ آتی ہے۔ اس کے ساتھ ایک پینتیس برس

کا آدمی ہے۔ وہ دونوں ایک ٹیبل چلتے ہیں۔ بیرا مینولا کر دیتا ہے اور چلا جاتا ہے۔)

افتخار: کیا پسند کرو گی..... چکن کارن سوپ، چوپ سوئی، فرائیڈ پران؟

ستارہ: جو تمہارا جی چاہے!

افتخار: اچھا سپرنگ چکن تو کھاؤ گی؟

ستارہ: جو تمہارا جی چاہے افتخار!

افتخار: تمہیں دلچسپی نہیں ہے مینو میں؟

ستارہ: نہیں!

(افتخار میز پر مینور رکھتا ہے۔)

افتخار: تارا!

ستارہ: ہوں۔

افتخار: تم کہاں ہو؟

ستارہ: یہیں ہوں۔

افتخار: یہ پچھلے دنوں سے تمہیں ہوا کیا ہے؟

ستارہ: کیا ہوا ہے مجھے!

افتخار: کتنے گانے گائے ہیں تم نے پچھلے ہفتے؟

ستارہ: بائیس!

افتخار: Arnt you over doing?

ستارہ: (آہ بھر کر) بس یہ دلدل ہے افتخار..... ایک قدم اندر چلا جائے تو پھر دھنستا چلا

جاتا ہے آدمی۔

افتخار: Be Fair to your self آخر یہ محنت کس کے لیے ہے؟ Do you wish to kill your self.

ستارہ: نہیں۔ بس میں کچھ Help نہیں کر سکتی۔ افتخار! کبھی کبھی خدا کی قسم Honestly میں اور کام اٹھانا نہیں چاہتی..... کبھی کبھی اتنی کمزور دھنیں ہوتی ہیں، ایسا ناکارہ آرکسٹر ہوتا ہے، کبھی کبھی چربہ گانے بھی گانے پڑتے ہیں اور طبیعت ان پر مائل نہیں ہوتی..... لیکن انکار نہیں کیا جاسکتا۔
افتخار: کیوں؟..... کیوں انکار نہیں کیا جاسکتا؟

Why....but why?

ستارہ: کبھی میوزک ڈائریکٹر کے ساتھ پرانی میل ملاقات ہوتی ہے، کبھی پروڈیوسر صاحب کے ساتھ احترام کا رشتہ ہوتا ہے، کبھی بس..... یونہی بلا وجہ شکل دیکھ کر، ہاتھوں کے Gestures دیکھ کر ترس آ جاتا ہے۔

افتخار: When will you grow up?

ستارہ: کبھی کبھی مجھے خواہ مخواہ ترس آ جاتا ہے، اچانک جیسے پہاڑوں پر بارش نہیں آتی..... مجھے ایسے لگتا ہے کہ جو شخص میرے سامنے ہے، وہ بہت تنہا ہے..... اسے میری مدد چاہیے..... وہ میرے بغیر اپنا راستہ تلاش نہیں کر سکے گا۔

افتخار: مجھ پر تو تمہیں کبھی ترس نہیں آیا!

ستارہ: ترس نہ آیا ہوتا تو ہم یوں دوست بن جاتے۔

(بیر آتا ہے۔)

افتخار: ایک چکن کارن سوپ..... ایک ایک فرائیڈز رائس اور یہ A-69 بیف اینڈ چلیز اور ایک چوپ سوئی!

ستارہ: بس..... اتنا سارا کون کھائے گا فقی؟

افتخار: میں..... مادام میں!

بیر: جی ایک چکن کارن، ایک ایگ فرائی، ایک بیف چلی اور ایک چوپ سوئی!

افتخار: اور ایک سپرنگ چکن.....

بیرا: بس جی؟

افتخار: بس.....

(اس وقت سکندر ہوٹل میں داخل ہوتا ہے۔ کمرہ اس کی انٹری کورجر کراتا ہے۔ اس نے ستارہ کو دیکھ لیا ہے لیکن ستارہ بچھے ہوئے موڈ میں ہے۔ وہ ایک کانٹا اٹھا کر اس سے میز پوش پر لکیریں کھینچ رہی ہے۔)

افتخار: تمہیں ریٹ کی ضرورت ہے۔ ہفتہ پندرہ دن کے لیے لاہور چھوڑ جاؤ۔

ستارہ: شاید!

افتخار: وہاں پہاڑوں میں گھومنا پھرنا ساراسارا دن..... بڑا مزہ آئے گا۔

ستارہ: ہاں..... ہو سکتا ہے!

افتخار: دیکھو تارا جب تک انسان اپنا لاکھ سائل تبدیل نہ کر لے تب تک کچھ نہیں بدلتا۔

ستارہ: لاکھ سائل سے تمہاری کیا مراد ہے؟

افتخار: اب کوئی شخص ہے مثال کے طور پر..... وہ سات بجے سوتا ہے، صبح چار بجے اٹھتا ہے، مسواک استعمال کرتا ہے، تاش کھیلتا ہے، سری پائے نہاری کچنا گوشت پسند کرتا ہے، عورتوں سے تعلقات نہیں بڑھاتا بلکہ صرف تاک جھانک کرتا ہے، دوستوں سے ہمیشہ گھر پر ملتا ہے..... یہ اس کا لاکھ سائل ہے۔

ستارہ: ہاں..... لیکن میرا لاکھ سائل تو دوسروں کے رحم و کرم پر ہے۔

افتخار: Grow up grow up..... اپنی زندگی کا پیٹرن خود بناؤ جو کام تمہیں

پسند ہیں، وہ کرو۔ جو دوست تمہیں درکار ہیں، انہیں رکھو..... Leave the

Rest جب تم اٹھنا چاہتی ہو، اٹھو۔ سونا چاہتی ہو، سو جاؤ۔

ستارہ: بہت مشکل ہے افتخار، بہت مشکل ہے۔ انسان دوسروں کے ساتھ رہ کر، ان کو

خوش کرنے کی آرزو دل میں پال کر..... اس نقطہ نظر کے ساتھ کہ دوسروں کو

کوئی تکلیف نہ پہنچے، اپنا لاکھ سائل نہیں بنا سکتا۔

افتخار: تو پھر مرد..... مر جاؤ۔ قطرہ قطرہ زہر پینے کی کیا ضرورت ہے، ایک دم زہر کھاؤ

دو چار تولے اور Finished!

(بیرا آکر چکن کارن سوپ لگاتا ہے۔)

ستارہ: انسان اپنے ماحول میں اس طرح رہتا ہے افتخار جیسے کشمش پانی میں رہتی ہے.....
آہستہ آہستہ ساری مٹھاس پانی میں چلی جاتی ہے اور کشمش پانی سے پھول کر کپا
ہو جاتی ہے لیکن میٹھی نہیں رہتی۔

بیرا: (پاس آکر) سر آپ کو وہ آٹھ نمبر ٹیبل پر بلارہے ہیں۔

افتخار: (آٹھ نمبر میز کی طرف دیکھ کر ہاتھ ہلاتا ہے) شو بزنس کی یہ بڑی بک بک ہے.....
آدمی کو کہیں بھی Privacy نہیں ملتی، ہر جگہ وہ پبلک پراپرٹی ہوتا ہے۔

ستارہ: اپنا لائف سٹائل تبدیل کرو افتی!

افتخار: (ہنس کر) دن اپ ستارہ..... واپسی پر بدلہ لوں گا۔

(اٹھ کر جاتا ہے۔ ستارہ آہستہ آہستہ سوپ پیتی ہے۔ سکندر پاس آتا ہے۔)

سکندر: سلام علیکم جی۔

(سکندر کارویہ ہیر دور شپ کرنے والوں کا سا ہے۔)

ستارہ: (قدرے خوشی کے ساتھ) وعلیکم السلام! آئیے بیٹھے۔

سکندر: میں دیر سے آپ کو دیکھ رہا تھا..... لیکن ہمت نہیں پڑتی تھی۔

ستارہ: کیوں؟

سکندر: مشہور لوگ ہم جیسے لوگوں کو ذرا لفٹ نہیں دیتے۔

ستارہ: (ہنس کر) اگر آپ جیسے لوگ بھی نہ ہوں تو باقی کیا رہے!

سکندر: کیا جی؟

ستارہ: کام نے ویسے ہی ہمارے لئے کچھ باقی نہیں چھوڑا ہوتا..... اگر آپ جیسے پیارے

لوگ سڑکوں پر ریسٹورانوں میں، سینما گھروں میں نہ ملیں تو ہم لوگ تو پتہ نہیں

پستول سے نکلی ہوئی گولی کی طرح کہاں جا لگیں!

سکندر: (ابرو اٹھا کر چند ثانیے اس کو دیکھتا ہے، جیسے اس کی بات پر یقین نہ ہو) آپ کو.....

برا نہیں لگا۔ سچ؟

کس بات کا؟

ستارہ:

میں یوں آگیا ہوں دوبارہ اچانک، بلا اطلاع، بن بلائے!

سکندر:

بن بلائے آنے کا شکریہ..... نوازش، مہربانی!

ستارہ:

یہ آپ کے ساتھ سلیم صاحب ہیں ناں؟ مشہور ایکسٹرا فیکٹر سلیم۔

سکندر:

(اثبات میں سر ہلاتی ہے) کھائیے!

ستارہ:

کھانے کا آرڈر میں دے آیا ہوں۔ شکریہ..... افتخار صاحب کی فلم خوب ہٹ گئی

سکندر:

ہے۔ اچھا رول کیا ہے انہوں نے ”لٹے بانس“ میں۔

اسے خوب کنٹریکٹ مل رہے ہیں۔

ستارہ:

ویسے عام لائف میں نہ زیادہ خوبصورت ہیں نہ گلیمرس! ہے ناں؟

سکندر:

(ہنس کر) اپنے پسندیدہ آرٹسٹوں کو کبھی قریب سے نہیں دیکھنا چاہیے۔

ستارہ:

(قدرے الجاحت کے ساتھ) لیکن آپ تو مجھے عام لائف میں زیادہ اچھی لگی ہیں۔

سکندر:

(حیرانی سے) کیا مطلب؟

ستارہ:

رسالوں میں آپ کی تصویریں اتنی اچھی نہیں آتیں جتنی آپ خود ہیں۔ دراصل

سکندر:

تصویر میں آپ کا یہ Complexion نہیں آتا ناں.....

شکریہ!

ستارہ:

کیسے لگتا ہے آپ کو؟

سکندر:

کیا؟

ستارہ:

جب ہم جیسے لوگ سڑکوں پر ریسٹورانوں میں، ہوٹلوں میں، کلبوں میں یوں بے

سکندر:

بس ہو کر آپ کی تعریف کرتے ہیں؟ کبھی کبھی میں سوچتا ہوں آپ لوگ کتنے

خوش نصیب ہیں..... جہاں جاتے ہیں، کچھ نہ کچھ آنکھیں ضرور فرش راہ رہتی

ہوں گی۔ ہے ناں؟

(لمحہ بھر کے لیے ستارہ غور سے اسے دیکھتی ہے، پھر لمبی آہ بھرتی ہے۔)

واہ واہ بڑی عجیب چیز ہے سکندر..... جس قدر بڑھتی ہے اسی قدر اپنے اوپر اعتماد ختم

ستارہ:

ہوتا جاتا ہے۔ پھر اس بے اعتمادی کو بحال کرنے کے لیے اور تحسین کی اور تعریف کی ضرورت ہوتی ہے۔ بے اعتمادی کا کنواں گہرا ہوتا جاتا ہے اور تعریف کی بالٹیاں، تحسین کے مٹکے، واہ وا کے ڈول سب پتہ نہیں کہاں جا کر غرق ہو جاتے ہیں۔
(اس وقت افتخار آتا ہے۔)

افتخار: ”اٹلے بانس“ نے تو مجھے مصیبت میں ڈال دیا ہے۔ میں تو بریلی ہی واپس چلا جاؤں تو اچھا۔ (ہاتھ بڑھا کر) میرا اصلی نام افتخار ہے، فلمی نام سلیم۔ میں ”اٹلے بانس“ کا ہیر و ہوں۔

سکندر: میرا پورا نام گل رخ سکندر۔ پچھلے سال میں نے لاء کیا تھا، لیکن ابھی تک پریکٹس شروع نہیں کی.....

افتخار: تو کیا کر رہے ہیں آپ..... ان دنوں؟

سکندر: گانا سیکھ رہا ہوں..... گانا گانے والوں کی ہیر و ور شپ کر رہا ہوں۔

ستارہ: (یکدم خوشی کے ساتھ) تو ابھی تک آپ نے مجھے بتایا کیوں نہیں سکندر؟ تعجب ہے، آپ گالیتے ہیں!

سکندر: میں آپ کے سارے گانے گا سکتا ہوں میڈم۔

ستارہ: کسی وقت آئیے ڈیفنس..... سنیں گے آپ کا گانا۔

سکندر: انشاء اللہ جی..... اچھا جی اجازت دیجئے۔ میں نے آپ کا سوپ ٹھنڈا کر دیا..... سلام علیکم جی.....

ستارہ/افتخار: وعلیکم سلام.....!

افتخار: اب اس کو یہ امید دلانے کی کیا ضرورت تھی کہ تم اس کا گانا سنو گی؟ اس طرح تم

اپنے آپ کو زیادہ Burden کرتی ہو! حق!

ستارہ: غلطی ہو گئی..... چلو یہ کون سا آہی جائے گا۔

افتخار: کل کو یہ الو کا پٹھلا Actually آگیا تو.....؟

ستارہ: بڑا معصوم سا آدمی ہے۔

افتخار: تمہیں Face reading آتی ہے؟